جلد ۲۶ | مورخہ ۱۴ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۳۴

اچھوتوں کو اپنا نفع و نقصان دیکھنا چاہیئے

اچھوتوں کے لئے اسمبلیوں میں علیحدہ نشستوں کی تخصیص اور پھر ان کے اندر جو تھوڑی بہت بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اس نے ان ہندوؤں میں ایک اضطراب اور بے چینی پیدا کر رکھی ہے۔ جو صدیوں سے ان کے انسانی حقوق غصب کئے ہوئے اور ان سے نہایت ظالمانہ رنگ میں کئی رنگ کے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ اور جوں جوں مردم شماری قریب آ رہی ہے۔ ان کا یہ اضطراب بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ اب اچھوتوں کی تعداد سے استفادہ کے امکانات بہت کم ہو جائیں گے۔ چنانچہ آریہ اخبار "پرکاش" (۱۱ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"اس مردم شماری میں آریہ سماجیوں کے لئے ایک اور وقت پیش ہے۔ اور وہ یہ کہ پنجاب میں آٹھ نشستیں اچھوت۔ ولت ہریجن نام والوں کو ملی ہیں"

اگرچہ آریہ سماج کو اچھوت ادھار کے میدان میں اپنی کامل ناکامی و نامرادی کا اعتراف ہے۔ جیسا کہ خود "پرکاش" (۴ ستمبر) کے پرچہ میں تسلیم کیا گیا ہے تاہم اچھوتوں کو سبز باغ دکھانے۔ اور ان کے لئے ہمرنگ زمین جال بچھانے کے اہتمام سے کبھی غافل نہیں ہوئے۔

اس سلسلہ میں ہندو مہا سبھا کے صدر مسٹر ساورکر کی وہ تقریر جو انہوں نے ۳ اکتوبر کو فیروزپور میں منعقد شدہ دلت ادھار کانفرنس میں بحیثیت صدر کی۔ دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ اس تقریر کا ایک ایک لفظ ان کے قلبی اضطراب کی غمازی کر رہا ہے۔ اور صاف بتا رہا ہے۔ کہ وہ اچھوتوں کا پنجہ سے دادسے نکلنا گوارا نہیں کر سکتے۔

بقول "ملاپ" (۷ اکتوبر)

صدر صاحب نے اس کانفرنس میں ایک "پیشین گوئی" بھی کی ہے۔ اور وہ یہ کہ:۔

"آئندہ دس برس میں چھوت چھات کی لعنت دور ہو جائے گی"

آپ نے اچھوتوں کے ساتھ اپنے تعلقات کے اظہار کے لئے یہ بھی کہا ہے۔ کہ "میں چودہ برس تک دلت ادھار کا کام کرتا رہا ہوں" لیکن یہ نہ بتایا کہ جب آپ کی چودہ سالہ مساعی اچھوتوں کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہونچا سکیں۔ اور بالفاظ "پرکاش" (۴ ستمبر) "آریہ سماج اس میدان میں ناکام رہا ہے" آئندہ دس سال کے اندر اندر کونسا انقلاب آ جائے گا۔ کہ ہندو اچھوتوں کو گلے سے لگا لیں گے۔ اور آئندہ دس سال میں گزشتہ بیسیوں سالوں کی ناکامیوں کا ازالہ کر دیں گے۔ گزشتہ حالات پر نظر کرنے سے مسٹر ساورکر کی اس "پیشین گوئی" کی حقیقت الم نشرح ہو جاتی ہے۔ اور یہ صاف نظر آ جاتا ہے کہ اس قسم کے وعدے اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ بلکہ ان سے صرف اچھوتوں کے لئے ایک خواب آور دوائی کا کام لینا مقصود ہے۔ صرف انہیں سست کرنا اور اپنے لئے ہندوستان میں ایک مستقل اور باعزت پوزیشن حاصل کرنے کی جدوجہد سے غافل کرنا ہے۔

اس موقعہ پر ہندوؤں سے خاص طور پر اپیل کی گئی ہے۔ کہ "وہ اچھوتوں کو مسلمان یا عیسائی ہونے سے بچائیں گے اور اچھوت بھائیوں سے بھی نویدن" کیا گیا ہے۔ کہ "وہ دھیرج دھریں اور قطعاً نہ گھبرائیں۔ ان کے مسلمان۔ یا عیسائی ہونے میں ہندوؤں کا بھاری نقصان ہے"

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ مسٹر ساورکر زیادہ دیر تک اپنے مافی الضمیر کو چھپا نہیں سکے۔ چنانچہ انہوں نے ادھر ادھر کے وعدے دینے کے بعد کہہ بھی دیا۔ کہ اچھوتوں کے ہندوؤں کے قبضہ سے نکل کر مسلمان یا عیسائی ہونے میں ہندوؤں کا بھاری نقصان ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب صدیوں تک ہندوؤں کے ساتھ رہنے سے اچھوتوں کو بھاری نقصان بلکہ ناقابل تلافی نقصان کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوا۔ تو اتنے طویل تجربہ کے بعد پھر بھی ان کو اسی وجہ سے اپنے پنجہ میں گرفتار رکھنے کی کوشش کرنا۔ کہ ہندوؤں کا نقصان نہ ہو۔ کہاں تک اچھوتوں کی خیرخواہی پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اچھوتوں کے مسلمان یا عیسائی ہونے میں ہندوؤں کا بھاری نقصان ہو۔ لیکن اچھوت بھائیوں کو یہ دیکھنا ہے۔ ان کا اپنا فائدہ کس بات میں ہے اور انہیں انسانیت کا مقام کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔

37

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے احباب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	ضلع
۱۱۵۵ تا ۱۱۵۷	چودہری علی محمد صاحب و اہلیہ و ایک بچہ	ضلع گورداسپور
۱۱۵۸	سید محمد صدیق شاہ صاحب	"
۱۱۵۹	چودہری رشید احمد صاحب	"
۱۱۶۰	" محمد بخش صاحب	"
۱۱۶۱	مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ	"
۱۱۶۲	فضل بی بی صاحبہ	"
۱۱۶۳	سرداراں بی بی صاحبہ بنت گوہر صاحب	"
۱۱۶۴	سرداراں بی بی صاحبہ بنت ماہی صاحب	ضلع گورداسپور
۱۱۶۵	شیخ گلاب صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۱۶۶	" فضل کریم صاحب	"
۱۱۶۷	محمد حسین صاحب	"
۱۱۶۸	نواب الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۱۱۶۹	محمد بخش صاحب نومسلم سابق سنتا	"
۱۱۷۰	طالعہ بی بی صاحبہ	"
۱۱۷۱	سید عبد المجید شاہ صاحب	"

ہندوؤں کے مدنظر تو محض اپنا فائدہ ہے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں کہ ان غریبوں کا کیا بنے گا۔ اور دنیا میں ان کی حالت کیا ہوگی۔ لیکن جب اس قدر لمبے تجربہ نے ان پر ثابت کر دیا ہے کہ ہندوؤں کے ساتھ شامل رہنا ان کے اپنے لئے بھاری نقصان کا موجب ہے۔ تو ان کی دور اندیشی اور عاقبت بینی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو اپنے آپ کو اس بھاری نقصان سے بچائیں۔ اپنے لئے باعزت پوزیشن حاصل کریں۔ اس معاملہ کو ہم اچھوت بھائیوں کے ان لیڈروں کے فہم و فراست پر چھوڑتے ہیں۔ جو تعلیم حاصل کرنے کے بعد نشیب و فراز زمانہ سمجھنے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کر چکے ہیں۔ البتہ ہم مسلمانوں سے عموماً اور احمدی احباب سے خصوصاً یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ مظلوم اور پسماندہ طبقوں کو اوپر اٹھانا۔ اور ان کے اندر خودداری عزت نفس بلند خیالی۔ علو ہمتی اور ہر قسم کا شعور پیدا کرنا ان پر مذہباً فرض ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اچھوت اقوام سے کسی قسم کے ناروا نفع اٹھانے کی توقع سے نہیں بلکہ اپنا فرض ادا کرنے کے لئے وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اچھوتوں کو عزت اور انسانیت کے سرچشمہ کے قریب لانیکے لئے جو کچھ بھی کر سکتے ہوں کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

کنری سندھ ۷ اکتوبر۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سکرٹری حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال کرتے ہیں۔

کل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد اور پیچش کے معمولی حملہ کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ خاندان کے دیگر افراد اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

پنجاب کے ہائی سکولوں کے طلباء کیلئے ایک دلچسپ مناظرے کی تجویز

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بزم ادب نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ

(۱) پنجاب میں اپنی ملکی زبان اردو کو ترویج دینے۔ قوموں کے باہمی تعلقات بڑھانے اور سب کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کرنے کی غرض سے پنجاب یونیورسٹی سے ملحق ہائی سکولوں کے طلباء کے مابین ایک علمی مناظرہ منعقد کیا جائے۔

(۲) مسئلہ زیر بحث یہ ہو کہ "دنیا میں امن کے قیام کے لئے جنگ ہونا لازمی ہے"

(۳) مناظرے میں ہر سکول کے دو دو طالب علم شامل کئے جائیں ایک مثبت اور ایک منفی پہلو کے حق میں۔

(۴) ہر تقریر پانچ پانچ منٹ کی ہو۔

(۵) مناظرہ ۲۱ اکتوبر کو بروز جمعہ ۷ بجے شام سکول ہذا کے ہال میں منعقد کیا جائے۔

(۶) بہترین ٹیم کو ایک خوبصورت کپ دیا جائے۔ اور انفرادی طور پر اول و دوم رہنے والے طالب علموں کو میڈلز (تمغہ جات)

(۷) انعامات کا فیصلہ ججز کا ایک بورڈ کرے۔ جو شامل ہونے والے سکولوں کے مشورہ سے مقرر کئے جائیں۔

(۸) شامل ہونے والے طلباء اور ان کے نگران اساتذہ کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ بزم ادب ہو۔

ہیڈ ماسٹر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس قومی خدمت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ اور ۱۸ اکتوبر تک شامل ہونے والے [illegible] طلباء کے نام بمعہ قومیت خاکسار کے پاس بھجوا دیں۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

بنگال احمدیہ کانفرنس کا بائیسواں سالانہ جلسہ

جوبلی فنڈ کی فراہمی کی تحریک اور گورنر بنگال کو مبارکباد کا تار

برہمن بڑیہ ۶ اکتوبر (بذریعہ تار) بنگال احمدیہ کانفرنس کا بائیسواں اجلاس آج شروع ہوا۔ خان بہادر چودہری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے صدر تھے۔ تمام صوبہ سے احمدی احباب شامل ہوئے۔ سب سے اہم موضوع جس پر غور کیا گیا۔ وہ خلافت جوبلی فنڈ کی فراہمی تھا۔ مولوی غلام صمدانی صاحب پلیڈر نے تحریک جدید کو بالوضاحت بیان کیا۔ مقامی مبلغ مولوی ظل الرحمٰن صاحب اور مولوی محمد یار صاحب عارف نے تقریریں کیں۔

وزیر اعظم برطانیہ کی دنیا میں قیام امن کی کوشش کی بارآوری پر مبارکباد کا تار گورنر بنگال کی خدمت میں بھیجا گیا۔ نیز درخواست کی گئی۔ کہ ہندوستان اور فلسطین میں بھی مصالحت پیدا کرنے کے لئے اسی طرح کوشش کی ضرورت ہے۔ کانفرنس کا اجلاس ہفتہ تک جاری رہے گا۔

جماعت احمدیہ لیگوس کے لئے نہایت ضروری درخواست دعا

۲۵ ستمبر کے پرچہ میں جماعت احمدیہ لیگوس کی اس کامیابی کی خبر شائع کی جا چکی ہے۔ جو اسے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک نہایت اہم مقدمہ میں جو سرکاری عدالت میں مخالفین کے ساتھ چل رہا تھا حاصل ہوئی۔ اب وہاں سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مخالفین کی طرف سے عدالت بالا میں اپیل دائر کر دی گئی ہے۔ جس کی سماعت ۱۰ اکتوبر کو ہوگی لہٰذا احباب سے پر زور درخواست ہے۔ کہ اس میں جماعت کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ حسب سابق ہماری نصرت فرمائے۔ اور دشمنوں کو خائب و خاسر رکھے۔ آمین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی یقینی ہے

قرآن کریم کی ایک لطیف تمثیل میں اس کا ذکر

ارتقاء اقوام کے متعلق الٰہی قانون

بعض قومیں قدرت کے عام قانون کے ماتحت دریا کے مد و جزر کی طرح اٹھتی اور گرتی ہیں۔ ان کے لئے جب سامان رفعت و اقبال و فراوانی سے میسر آجاتے ہیں۔ تو ان کا قدم ترقی اور عروج کی طرف اٹھنے لگتا ہے اور جب ظاہری اسباب و وسائل ترقی کا فقدان ہوتا ہے تو ان کی ہمتیں سست ہونے لگتی ہیں۔ اور قدم زوال و شکست کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ چونکہ ان کی ارتقائی حیات کا کلی انحصار مادی اسباب پر ہوتا ہے۔ اس لئے ان اسباب کی قلت اُن کے انحطاط کا باعث بن جاتی ہے۔ مگر بعض قومیں اس کے برعکس خاص تقدیر اور منشائے ایزدی کے ماتحت بے سر و سامانی اور کس مپرسی بلکہ مخالف سامانوں کی بکثرت موجودگی میں سورج کی ابتدائی کرن کی طرح پستی سے غیر محسوس طور پر بلند ہونا شروع ہوتی ہیں۔ حتےٰ کہ ان پر ایسا وقت آجاتا ہے۔ کہ وہ آفتاب درخشندہ کی طرح دُنیا کی نگاہوں کو خیرہ کرنے لگتی ہیں اور پہاڑ کا سا ثبات اور قوت حاصل کر لیتی ہیں ؛

اس قوم کی تجدید و تشکیل میں بے شک ایک زبردست ہاتھ اور ایک غیر زائل ارادہ کارفرما ہوتا ہے۔ مگر خدائے حکیم کے منشا کے ماتحت اس قوم کی کشت حیات کو اسی کی زہرہ گداز قربانیوں سے سینچا پڑتا ہے ؛

صحابہؓ کی قربانیاں

اسلام کے اولین خدام اسی قسم کے آسمانی ایماء و ارشاد اور قانون خاص کے ماتحت انتہائی مخالفت اور انتہائی بے کسی کی حالت میں غلبہ و اقتدار اور ظفر و کامرانی سے سرفراز ہوئے اس وقت لفظ مسلم ایثار و قربانی اور دیگر محاسن کثیرہ کے وسیع معانی کا حامل متصور ہوتا تھا۔ درمیانی انحطاط و تغیر عارضی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح کہ سُورج کی روشنی بحالت کسوف ایک وقت کے لئے مدھم پڑ جاتی ہے مگر ملّتِ اسلامیہ کی ابدی حیات و بقا اور اس کے مخصوص نشو و ارتقاء کے متعلق لوح محفوظ پر قضائے مبرم کے جو الفاظ کندہ ہو چکے ہیں۔ ان کو کوئی نہیں مٹا سکتا ؛

لطیف تشبیہ

اسلام نے نہایت لطیف۔ اور سبق آموز تشبیہ میں تیرہ صدی پیشتر بشارت دی۔ کہ امتِ مسلمہ عارضی انحطاط کے بعد آخری زمانہ میں از سر نو مسیح اول کی قوم کی طرح اسی کی بیان کردہ تمثیل کے مطابق مختلف حالات و مراحل سے گزرتی ہوئی برسر اقتدار آئے گی۔ امتِ محمدیہ احمدیت کے جامہ میں متشکل ہو کر اسلام کی گزشتہ رفعت و عظمت کو قائم کریگی چنانچہ قرآن کریم میں اس تمثیل کو یوں بیان کیا گیا ہے۔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ۔ قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری کی فرسودہ تمثیلی پیش گوئی میں امتِ اسلام کی نشاۃ ثانیہ یعنی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس کھیت سے تشبیہ دی ہے۔ جو اپنی روئیدگی نکالتا ہے اور اس روئیدگی کو خوب نشوونما دیتا ہے یہاں تک کہ درخت اپنے تنے پر مضبوطی سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ تب وُہ لہلہاتا ہوُا درخت کسان یا باغبان کو مسرور کرتا۔ اور دوسری طرف دُشمن کو آتشِ حسد میں جلا رہا ہوتا ہے۔ آیت مرقومہ بالا کے الفاظ سے ہر صاحب بصیرت بادنےٰ تعمق سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس پُر حکمت تمثیل میں بتایا ہے کہ جس طرح مسلمانوں کی ترقی۔ اور حیات کا پہلا دور مثیل موسےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شروع ہوُا۔ اسی طرح مسلمانوں کی ترقی کا دُوسرا دور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بروزِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ شروع ہوگا۔ نیز اس تمثیلی بشارت میں قرآن کریم نے لطیف طرز پر بتایا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کس طرح کمزور حالت سے ترقی کرے گا۔ اور کن حالات میں مراحل ترقی طے کریگا شجر احمدیت کی ابتدا بیج کی طرح کمزور ہوگی مگر پھر اس کی جڑیں اندر ہی اندر پھیلیں گی۔ اور اوپر سے اوپر اس کی شاخیں اس طرح چلی جائیں گی۔ کہ اپنوں کی نگاہ میں تو خوشکن اور منفعت بخش منظر پیش کریں گی۔ اور دُشمن کی آنکھ میں خار بن کر کھٹکیں گی ؛

آج ان حالات اور کوائف کے لحاظ سے سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی جماعت اس تمثیلی پیشگوئی کی مصداق نہیں۔ ایک کھیت کے لئے کسان۔ یا اس کے مالک کو اس کی آبیاری کرنے اور بارِ ثمر بنانے کے لئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اس کسان یا باغبان کو اور اس بیج کو کن حالات و حوادث سے دوچار ہونا پڑتا۔ اور کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ کسان بعض وقت اپنی ساری متاع کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ اور اس طرح اس پر بھی ایک قسم کی موت وارد ہوتی ہے۔ مگر ایک عرصہ تک صبر و استقلال اور قربانی کے بعد اس کی وُہی جانکاہ کوشش کیسا خوشکن اور زندگی بخش نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ ایک ایک دانہ سینکڑوں ہزاروں دانے اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ایک ایک بیج کئی چھوٹی چھوٹی کونپلوں کی صورت میں پھوٹ پھوٹ کر زمین سے باہر آتا۔ اور تن آور پھلدار درخت کی شکل میں ظاہر ہونے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک لہلہاتا ہوُا سبزہ نظر آنے لگتا ہے۔ اسی طرح وُہ قوم جو الٰہی تقدیر و ارادہ کے ماتحت دُنیا کی روحانی فتح کے ارادوں کے ساتھ کھڑی ہوتی۔ اور بامِ رفعت پر پہنچنا چاہتی ہے۔ وُہ اپنی ابتدائی حالت میں اس ننھے اور پیوستِ خاک بیج کی طرح بظاہر کس مپرسی اور ضعف و ناتوانی کی حالت میں ہوتی ہے۔ اس کی قربانیاں بے نتیجہ نظر آتی ہیں۔ مگر جس طرح بیج خاک کے نیچے مدفون اور پاؤں کے نیچے بار بار پامال ہو کر بھی آخر ایک وقت اس پر ایسا آجاتا ہے۔ کہ زندہ خدا اس پر زندگی کی شعاع ڈالتا اور بارانِ رحمت نازل کرتا ہے۔ اسی طرح یہ قوم۔ اور اس کے کارہائے حسنہ اول اول دُنیا کی مخالفت کے نیچے بظاہر پامال ہوتے ہوُئے دکھائی دیتے ہیں۔ مخالف اسے بنظرِ حقارت ٹھکرا دیتا۔ اور پاؤں کے نیچے مسل دیتا ہے۔ کہ اُس قوم کی ابتدائی اور مسلسل قربانیاں اور جد و جہد رائگاں خیال کی جاتی ہیں۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہی شاندار نتائج بروئے کار لاتی ہیں۔ اور اس جماعت کے مستقبل کی جھلک غیروں کو بھی نظر آنے لگتی ہے ؛

شجر احمدیت کا پھلدار ہونا

جس طرح ایک کھیت پر ایک دور وُہ آتا ہے۔ جبکہ اس کی نازک کونپلوں پر مختلف آفات و حوادث ٹوٹ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ مگر اس کے بظاہر کمزور پودے کی ایک طرف تو جڑیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں۔ اور دوسری طرف فضا میں اس کی نرم نرم شاخیں تمام مخالف حالات و آفات کا مقابلہ کرتی ہوئی بڑھتی اور پھیلتی جاتی ہیں ؛

38

اسی طرح شجر احمدیت مخالفتوں اور مشکلات میں اپنے نشوو ارتقار کی ابتدائی منازل طے کرتا ہوا روز بروز سربلند ہوتا جارہا ہے۔ اور انشاء اللہ تمام آفاق پر چھا جائے گا۔ وہ ہر آفت کا اور مشکل کا مقابلہ اپنی جڑوں کے ذریعہ جو قوم کے رکن اور اساس کہلاتے ہیں۔ اور اپنی کونپلوں کے ذریعہ (جو نوخیز اور نوجوان فرزند او رمبایعین ہیں) مقابلہ کرتے ہوئے اپنے پورے نشوونما کو پہونچ کر رہے گا۔

جماعت احمدیہ کو قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے

کسی قوم کی جڑ اور اساس اس کا لیڈر اور وہ اصحاب ہوتے ہیں۔ جو اس کے بانی کی صحبت پاک سے مستفیض ہوتے ہیں۔ پس جس قدر جڑ مضبوط ہوگی۔ اور جس قدر وہ غذا اپنے پودے کو پہنچائے گی۔ اور پودا بھی جس قدر اپنی جڑ کے ساتھ تعلق رکھیگا۔ اور اس سے اپنی غذا جذب کرے گا اتنا ہی وہ مضبوط اور مخالف طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوگا۔ کزرع اخرج شطأہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ کی زریں تمثیل میں ہر قوم کے عمائد و اراکین اور آنے والی نسل دونوں کو ان کے فرائض اور ذرائع کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ نیز بتایا ہے۔ کہ اس جماعت کی ترقی کی رفتار ایک وقت تک آہستہ آہستہ رہے گی اور اس کا مستقبل اس کی تربیت یافتہ نسلوں کی مساعی اور قربانیوں میں مضمر ہوگا۔ اور ان کو بیش از پیش ہر ممکن قربانی کی ضرورت پیش آئے گی جس طرح درخت کا جب شگوفہ نکلتا ہے تو وہی وقت اس کے لئے خطرات کا ہوتا ہے۔ جوں جوں وہ بڑھتا ہے اس کو زیادہ سے زیادہ خطرات اور حوادث کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اس جماعت کے لئے زیادہ مشکلات وخطرات کا وہ وقت ہوگا۔ جب اس ۳

۳ کی کسی قدر ترقی دشمن کے سامنے تنے لگے گی۔ اور وہ دشمن اس جماعت کو مٹانے کے لئے اپنی ساری منظم قوت صرف کرے گا۔ چونکہ اب حالات اسی مرحلہ پر پہونچے ہوئے ہیں۔ اس لئے جماعت کے ہر خورد وکلاں کو چاہیئے۔ کہ احمدیت کے لئے جانی اور مالی جس قربانی کا بھی مطالبہ کیا جائے اس پر پوری طرح لبیک کہا جائے۔

خاکسار۔ ظفر اسلام قادیان

مغربی افریقہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا ایک نشان

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

اِنِّی مُہِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ

کلام مندرجہ عنوان یعنی انی مھین من اراد اھانتک نصف صدی سے اوپر کا عرصہ ہوا کہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے وقت میں مخاطب کرکے فرمایا۔ جبکہ خود ہم کو بھی تعجب ہوا ہوگا۔ کہ اس کے کیا معنے ہوسکتے ہیں۔ مگر دنیا کا شرق و مغرب اور اس کا شمال وجنوب اور آسمان وزمین سب گواہ ہیں۔ کہ یہ کلام پاک کتنی دفعہ اور کتنے طریق پر پورا ہوچکا۔ اور پورا ہوتا چلا جائے گا۔ اور مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ اور ہوتا چلا جائے گا۔ اس کی ایک تازہ مثال ذیل میں عرض کرتا ہوں:۔

میں جب ۱۹۳۴ء میں تبلیغ سلسلہ کے واسطے اس جگہ آیا۔ تو بعض متکبر جاہل اور نادان لوگوں نے جو اپنے آپ کو اس جگہ جماعت کے ستون سمجھتے تھے۔ میرے خلاف سازشیں شروع کرکے آہستہ آہستہ خلافت کے خلاف بغاوت کا علم بلند کردیا اور میرے خلاف معہ تین اور دوستوں کے فروری ۱۹۳۶ء میں عدالت میں مقدمہ کردیا۔ اس کا فیصلہ مارچ ۱۹۳۷ء میں ہوا۔ جس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ انہوں نے تین امور پر ہمارے خلاف مقدمہ کیا تھا۔ مگر دو امور میں انہیں ناکامی ہوئی۔ اور تیسرے امر میں بوجہ ہمارے وکلاء کی ایک غلطی کے وہ جیت گئے۔ ان دنوں غیر مبایعین کا ایک نمائندہ پیر شمس الدین نام کتب فروش اور لاہوریوں کا گداگر جو اپنے آقا کے نام کو چند ٹکوں پر فروخت کردینا ایک عظیم الشان کامیابی یقین کرتا ہے۔ اس جگہ موجود تھا۔ اس نے لاہور میں لکھا۔ اور سننے میں آیا۔ کہ غیر مبایعین نے اس پر خوشی کے شادیانے بجائے:۔

مارچ ۱۹۳۷ء یعنے اس مقدمہ کے فیصلہ کے دن سے لے کر جنوری ۱۹۳۸ء تک مخالفین باوجود عدالت میں زک اٹھا چکنے کے ایسی حرکتیں کرتے رہے۔ کہ گویا وہی کامیاب اور فتح مند ہیں۔ اور ہم محبت۔ پیار اور وعظ سے ان کو صحیح بات کے سمجھنے کی تلقین کرتے رہے۔ مگر وہ باز نہ آئے آخر ہم نے جنوری ۱۹۳۸ء کے آخری ہفتہ میں عدالت کی طرف رجوع کیا۔ تا ان دشمنان احمدیت اور فرزندان جہالت کو سرکاری ڈنڈے کے ذریعہ ان کی قبیح اور نازیبا حرکات سے باز رکھا جائے۔

اس عرصہ میں بھی جج نے ان کو موقعہ دیا۔ کہ وہ اپنی حرکات سے باز آجائیں۔ مگر جہالت کا بھوت ایسا ان کے سر پر سوار تھا۔ کہ انہوں نے اپنے ہمدرد اور ناصح کی ہمدردی اور نصیحت سے فائدہ نہ اٹھایا۔ آخر مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء کو اس کا فیصلہ سنا دیا گیا اور خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے جج نے انہیں سر کے بل بٹھایا اور فیصلہ معہ خرچہ ہمارے حق میں دے دیا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس غیر معمولی نصرت پر ہم اس کا جس قدر بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ ان سے رک سکے مقصد ہمارے
ہوا انجام سب کا نامرادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہم کمزور تھے مگر ہمارے اللہ نے ہماری مدد فرمائی۔ ہم بے کس تھے مگر وہ خود ہمارا مددگار بنا۔ اور ہماری مدد کے لئے اپنے عرش سے نازل ہوا اور اس نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا۔ اور اپنے محمود (ایدہ اللہ تعالےٰ) کی قبولیت دعا کا اس ملک کے لوگوں کو کرشمہ اور معجزہ دکھایا۔

پس میں اس موقعہ پر جہاں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ ؎

کرم سے تیرے دشمن ہوگئے مات

وہاں اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھی تشکرا ور امتنان کے جذبات سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ میرے آقا! حضور کی بڑی سرکار ہے۔ حضور ایک اولوالعزم نبی کے اولوالعزم فرزند ہیں۔ اس کے موعود خلیفہ ہیں۔ حضور ہماری کمزوریوں اور غفلتوں اور کوتاہیوں سے درگذر فرمائیں۔ اور ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ سے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے
گو بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ تجھ پہ زیادہ
اخبار میں الطالح لی ہم نے سنا ہے

شکریہ

پھر میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ اور استاذی المکرم جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور اخویم خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اول الذکر دونوں بزرگوں نے اس مقدمہ کے دوران میں میری بڑی امداد فرمائی۔ اور آخر الذکر باقاعدہ طور پر ہمارے لئے دعاؤں کا اعلان اخبار میں کرتے رہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ نیز میں تمام احمدی بزرگوں۔ بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے واسطے دعائیں فرمائیں۔ خدا تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ہمارے مخالفین میں ایک وکیل صاحب تھے جو اپنی قانون دانی کے بل بوتے پر بے حد فتنہ پرداز تھے۔ مگر خدا نے انہیں خوب ہی بدلا دیا۔ انہوں نے اس سال کے شروع میں اس مقدمہ کے شروع ہونے کے بعد مجسٹریٹی کے لئے درخواست دی اور چیف جسٹس نے اس کی سفارش بھی کی۔ مگر انہیں خدا نے ذلیل کیا۔ اور وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

پھر یہ لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کے لئے کھڑے ہوتے۔ مگر اس میں بھی ناکامی ہوئی۔ اور اس کے معاً بعد اس مقدمہ میں ناکامی ہوئی۔ گویا یہ تین ذلتیں پے درپے پڑیں۔ میں پھر ایک بار مولا کریم کا شکریہ ادا کرتا اور کہتا ہوں۔ سے

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح اور دیگر تمام بزرگوں کا بھی ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا اور سلسلہ کی اس ملک میں ترقی اور کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ سب کے ساتھ ہو۔ اور جزائے خیر عطا کرے۔

خاکسار۔ فضل الرحمٰن حکیم عفی عنہ
مبلغ احمدیت از لیگوس مغربی آفریقہ

علاقہ کیریاں میں تبلیغ احمدیت

۲۹ ستمبر کو جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ مہت پور میں جب مولوی محمد سلیم صاحب نے یہود یانہ تحریف کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بعض حوالجات پیش کئے تو ایک شخص نے دوران تقریر میں شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ حوالے دکھائے جائیں۔ اس پر اسی وقت ایک تحریر لکھی گئی اور شخص مذکور نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیا۔ کہ اگر حوالہ جات جو پیش کئے گئے ہیں۔ صحیح نکل آئے تو میں مان جاؤنگا کہ ہمارے علماء نے احمدی دلائل سے تنگ آکر یہ تحریف کی ہے۔ اس کے لئے ۲۹ ستمبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔ اور تحریر ایک ثالث کے پاس رکھ دی گئی۔

تاریخ مقررہ پر شخص مذکور شاہپور سے ایک طالب علم کو ساتھ لے کر احمدیہ دار التبلیغ مہت پور پہنچ گیا۔ اور مولوی عبد الغفور صاحب معہ کتب مہت پور پہنچ گئے۔ اور مولوی محمد سلیم صاحب بھی ایفائے وعدہ کے لئے قادیان سے سارا دن دھوپ اور ریت میں سفر کرتے ہوئے نہایت جانفشانی اور محنت کر کے آ گئے۔ معززین علاقہ بھی علماء کی خبر سن کر جمع ہو گئے۔ جن کے سامنے حوالہ جات دکھانے شروع کئے گئے۔ ابھی پہلا ہی دکھایا جا رہا تھا کہ اس شخص نے شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ اس پر معززین نے بڑی کوشش سے اسے چپ کرایا اور کہا کہ اگر اتنا ہی جواب تھا تو پہلے ہی دیدیا ہوتا۔ خواہ مخواہ ان کا اتنا خرچ کرانے کی کیا ضرورت تھی اور کہا کہ اگر جواب دینا ہے تو حوالجات دیکھنے کے بعد دینا جب تمام حوالہ جات دکھائے جا چکے اور شخص مذکور سے اس بات کا اقرار لے لیا کہ ہم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ تو طالب علم مذکور کھڑا ہو کر کاتب کی غلطیاں نکالنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔ لیکن جس وقت مقدمہ تفسیر ثنائی سے تیرہ سطریں غائب دکھائی گئیں تو لاجواب ہو کر بول اٹھا۔ یہ ان سے جا کر پوچھو ہمیں کیا کہتے ہو۔ آخر "کھسیانی بلی کھمبا نوچے" کے مقولے پر عمل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض شروع کر دیئے۔ جن کا نہایت مدلل جواب دیا گیا۔ بعدۂ جب شخص مذکور سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کی تسلی ہوئی ہے یا نہیں تو عجیب انداز سے فرمانے لگے کہ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی کتابوں میں تحریف کرتا ہے۔ مرزا صاحب نے بھی کی ہے۔ اس پر کہا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آپ کا یہ کہنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ آپ تو ان کو مانتے ہی نہیں۔ لیکن جنہیں آپ مانتے ہیں ان کے متعلق یہ اقرار ہماری صریح اور کھلی فتح ہے۔

دوسرے دن بعد نماز جمعہ جلسہ شروع کیا گیا جس میں بابو فقیر علی صاحب نے تقریر کی۔ اور مولوی محمد سلیم صاحب نے مخالفین کی تحریف پر مزید روشنی ڈالی۔ مولوی عبد الغفور صاحب نے ان تمام اعتراضات کا جواب جو عموماً احمدیت پر کئے جاتے ہیں دیا۔ ان تقریروں کا خدا کے فضل سے نہایت اچھا اثر ہوا۔

احباب جماعت سے اور خصوصاً ان بزرگوں سے جو کہ اس علاقہ میں تبلیغ کر چکے ہیں۔ درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے اپنے خاص وقتوں میں دعا فرمائیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مطالبہ وقف رخصت کو بھول نہ جائیں۔ بلکہ اسی طرح لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ جس طرح پچھلے سالوں میں کام کرتے رہے ہیں۔ اس وقت مجاہدین کی سخت ضرورت ہے۔

خاکسار۔ محمد اسمٰعیل قادیانی سکرٹری احمدیہ دار التبلیغ کیریاں۔

39

ویرووال میں کامیاب مناظرہ

جماعت احمدیہ ویرووال افغاناں نے جلسہ کا اعلان کیا۔ تو مخالفین نے دیہاتوں میں پھر کر لوگوں کو روکنا شروع کیا۔ اور جھٹ اپنے جلسہ کا بھی اعلان کر دیا۔ اور اپنے اشتہار میں ہم کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ ہم نے چیلنج قبول کر لیا۔ مضمون وفات مسیح۔ امکان نبوت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ مقرر ہوئے۔ وفات مسیح اور آخری فیصلہ پر مولوی محمد سلیم صاحب نے مناظرہ کیا۔ اور امکان نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی دل محمد صاحب نے مناظرہ ہمارا نہایت کامیاب رہا۔ لوگوں پر ان مولویوں کی حقیقت کھل گئی۔ کہ یہ لوگ ہم کو گمراہ کر رہے ہیں۔ غیر احمدیوں کا مناظر محمد عبد اللہ معمار تھا۔ اور دوسرے کا نام بھی عبد اللہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو کھلی شکست دی۔ بعد ازاں ان معززین نے ہمیں مبارکباد دی۔

شیخ عبد المجید سکرٹری احمدیہ دار التبلیغ ویرووال۔

غداری احرار کا سب سے زیادہ محبوب مشغلہ ہے

بہار کے معزز انگریزی اخبار "سینٹینل" کی رائے

بہار کے معزز انگریزی ہفتہ وار اخبار "سینٹینل" نے ۲ راکتوبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں "پنجاب پالیٹکس" کے عنوان کے ماتحت جو مقالہ شائع کیا ہے۔ اس میں پنجاب کی احراری ٹولی کی سیہ کاریوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"پنجاب میں [illegible] وقتوں اور خودغرضوں کی ایک ٹولی احرار کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ٹولی گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے کے باعث بہت بدنام ہو چکی ہے۔ اور وہ اس بدنامی کی حقیقتاً مستحق ہے۔ اگر ایک وقت وہ کانگرس میں شامل ہوتی ہے۔ تو دوسرے وقت سکھوں کے ساتھ شریک سازش ہوتی ہے۔

فتنہ پرور اور گمراہ کن ملاؤں کا یہ گروہ اپنے اصل روپ میں مسئلہ شہید گنج کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔ کیونکہ اس وقت مسلمانوں سے ان کی غداری اظہر من الشمس ہوگئی۔ انہوں نے مسلمانوں کو نہایت نازک وقتوں میں دھوکا دیا ہے۔ اور غداری ان کا سب سے زیادہ محبوب مشغلہ ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے۔ کہ یہ گروہ اپنی غدارانہ اور افتراق انگیز سرگرمیوں کو "قادیان کے خلاف جہاد" کی آڑ میں چھپاتا ہے۔ مگر یہ سب فریب اور دھوکا ہے۔ اور ناواقف لوگوں کو پھانسنے کا ذریعہ ہے چونکہ یہ لوگ اپنی تمام کوششوں میں ناکام رہ چکے ہیں۔ اس لئے اب عوام میں دوبارہ وقار حاصل کرنے کیلئے ہر قسم کے ناجائز ذرائع کو استعمال میں لا رہے ہیں لیکن اب وقت گذر چکا ہے۔ کیونکہ تمام سمجھدار لوگ ان کی منافقانہ سرگرمیوں سے بیزار ہو چکے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں میں تشتت و افتراق کے واحد ذمہ دار یہی لوگ ہیں۔

چوروں اور ڈاکوؤں سے دیہات کی حفاظت

دیہات میں ساہوکاروں اور دیگر خوشحال لوگوں کو ڈاکوؤں سے بچانے کیلئے پنجاب کی پولیس ایک دلچسپ تدبیر عمل میں لا رہی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ دیہات کے ان لوگوں کو جنہیں ڈاکہ کا خطرہ ہے بہتر چوکیدار رکھنے اور حملہ سے اپنے مکانات کو بچانے کی مختلف تدابیر میں مختصر ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ گذشتہ زمانہ میں دیہات کے خدمتگاروں سے چوکیداری کا کام لیتے رہے ہیں۔ لیکن پولیس آئندہ یہ کوشش کرے گی۔ کہ ان دیہاتی خدمتگاروں کی بجائے اچھے نمونہ کے آدمی مثلاً سابقہ فوجی ملازمین جنہیں اسلحہ کے استعمال میں مہارت ہے۔ حفاظت کے لئے رکھے جائیں۔ اس قسم کے چوکیداروں کا نام ان کے مالکوں کے اسلحہ کے لائیسنس میں بطور ملازم درج کیا جائے گا۔ اور انہیں ایسی ہی قسم کی بیس یا تیس گولیاں مہیا کی جائینگی۔ جہاں تک تحفظ کی تدابیر میں تربیت کا تعلق ہے۔ پولیس مالکان مکان کو یہ مشورہ دیگی۔ کہ وہ اپنے مکان کو ڈاکوؤں کے حملہ سے کیونکر بہترین طریق پر بچا سکتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ان تمام دیہات میں جہاں حملہ کا خطرہ ہے یا جو دیہات ڈاکوؤں کی واپسی کے راستہ پر واقع ہیں۔ لوگوں کو آتشی اسلحہ رکھنے کے لائیسنس کے لئے آمادہ کیا جائے۔

گورنمنٹ نے سال مختتمہ ۱۹۳۷ء میں محکمہ پولیس کی کارکردگی کے متعلق اپنے ریویو میں ان تدابیر کا حوالہ دیا ہے۔ گورنمنٹ نے اس کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ ان تدابیر کے نتیجہ کی بصد شوق منتظر رہیگی۔ اس کو امید ہے۔ کہ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس آئندہ سال کی رپورٹ میں ان تدابیر پر روشنی ڈالیں گے۔

پولیس کی کارکردگی کے تبصرہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ فرقہ دارانہ فسادات اور دیگر جرائم کے لحاظ سے یہ سال خراب تھا۔ تاہم شدید فرقہ دارانہ فسادات صرف سال کی پہلی ششماہی میں رونما ہوئے۔ اور دوسری ششماہی میں زیادہ تر امن رہا۔ ۱۹۳۶ء میں فرقہ دارانہ فسادات میں صرف چھ آدمی قتل ہوئے تھے۔ مگر اس سال فسادات کے دوران میں ۲۶ آدمی قتل ہوئے۔ اس سال قتل کی تمام قسم کی وارداتوں میں اضافہ ہوا۔ ۱۹۳۶ء میں ۸۹۸ آدمی قتل ہوئے۔ مگر سال زیر تبصرہ میں قتل کی ۹۴۳ وارداتیں ہوئیں۔ ڈاکہ اور سرقہ کی وارداتیں بھی زیادہ ہوگئیں۔ ان تمام حالات کا ایک تسلی بخش پہلو یہ تھا۔ کہ ضلع فیروزپور میں جہاں چند سال گذرے ڈاکوؤں نے عارضی طور پر اپنا سکہ جما رکھا تھا ۱۹۳۷ء میں صرف ۱۳ ڈاکے پڑے۔ حالانکہ ۱۹۳۶ء میں اس ضلع میں ۱۸ ڈاکے ڈالے گئے تھے۔ ان تیرہ ڈاکوں میں سے صرف ایک ڈاکہ بہت خطرناک تھا۔ یہ مزید اطلاع بھی ملی ہے۔ کہ اب فیروزپور کے ضلع میں ڈاکوؤں کا کوئی خاص گروہ موجود نہیں ہے۔ پنجاب گورنمنٹ گذشتہ چار سال میں ضلع فیروزپور کے اندر باقاعدہ پولیس اور پولیس کے خاص گشتی جتھوں کی بہادری اور دلیری کو بہ نظر استحسان دیکھتی ہے۔

شائد عام طور پر یہ بات محسوس نہیں کی جاتی۔ کہ پنجاب میں ہر سال موٹر کے حادثات سے کتنے آدمی ہلاک ہوتے ہیں۔ یا کتنے آدمیوں کو ضربات آتی ہیں ۱۹۳۷ء میں بھی موٹر کے قریباً اتنے ہی حادثات رونما ہوئے جتنے ۱۹۳۶ء میں ظہور پذیر ہوئے تھے۔ ۱۹۳۷ء میں موٹروں کے حادثات میں ۲۱۸ آدمی ہلاک اور ۱۴۱۵ آدمی زخمی ہوئے۔ موٹروں کے حادثات کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے ایسے مسائل پیدا ہو گئے جن کا حل موٹر کے قانون مجریہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت تسلی بخش طور پر نہ ہو سکتا تھا۔ لہذا مرکزی اسمبلی نے حال ہی میں ایک نیا قانون منظور کر دیا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اس قانون کے ماتحت موٹروں کی نقل و حرکت پر اچھی طرح سے نگرانی ہو سکیگی

سال زیر تبصرہ میں پولیس کی جمعیت میں بھی قدرے اضافہ ہوا۔ سال کے آخر میں پولیس کی حسب ذیل جمعیت تھی۔

سپرنٹنڈنٹ و اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	۱۷		
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	۵۵	سب انسپکٹر	۱۳۵۵
انسپکٹر	۱۴۴	دیگر	۲۱۳۰۰

اس جمعیت کے علاوہ صوبہ کی ریزرو پولیس بھی ہے۔ جسے چند سال گذرے فرقہ دارانہ فسادات کے فرو کرنے کے لئے بھرتی کیا گیا تھا۔ ریزرو کی تعداد دفتہ رفتہ کم ہوتی گئی ہے۔ اور اب اس میں ۴۵۰ آدمی ہیں۔

پنجاب میں محکمہ پولیس کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہے۔ کہ اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ پولیس میں تعلیم یافتہ آدمیوں کو بھرتی کیا جائے۔ دس سال گذرے سپاہیوں میں ۳۴ فیصدی آدمی خواندہ تھے۔ لیکن اب سپاہیوں میں ۶۳ فی صدی آدمی خواندہ ہیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج

اور

انڈین ملٹری اکیڈیمی میں وظائف

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی طرف سے سرمایہ کی بہم رسانی کی منظوری کے تابع حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو کیڈٹ پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج اور انڈین ملٹری اکیڈیمی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہیں چند وظائف دئے جائیں ان کی تفصیلات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند مرکزی محاصل میں سے زائد وظائف دینے کو تیار ہو گی۔ اور ان موخر الذکر وظائف کی تفصیلات بھی دی جاتی ہیں۔ لیکن جہاں تک معلوم ہوا ہے۔ حکومت ہند ابھی کسی قطعی فیصلہ پر نہیں پہنچی۔ لہٰذا اس اعلان سے یہ تصور نہ کیا جائے کہ حکومت ہند کسی صورت سے وظائف دینے کی پابند ہے

(۱) ذیل کے وظائف کا انتظام حکومت پنجاب کی طرف سے کیا جائیگا۔

(الف) پانچ وظائف سالانہ جن میں ہر وظیفہ کی مالیت ۲۰۰ روپیہ سالانہ ہو گی۔ پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج میں منتخب کیڈٹوں کو دئے جائیں گے۔

ہر وظیفہ کی میعاد ۸ سال سے متجاوز نہ ہو گی یہ پانچوں وظائف مندرجہ ذیل طریق پر تقسیم کئے جائیں گے۔

دو وظیفے وائسرائے کے کمیشنڈ افسروں نان کمیشنڈ افسروں اور سپاہیوں کے بیٹوں کو جنہوں نے باقاعدہ ہندوستانی فوج میں خدمت سرانجام دی ہو۔ ایک وظیفہ ایسی جماعتوں کے کسی فرد کو جو عام طور پر ہندوستانی فوج میں بھرتی ہوں۔ (آگے چل کر ان کو انلسٹڈ کلاسز کے نام سے موسوم کیا جائیگا) دو وظیفے پنجاب کے جملہ باشندگان کے لئے ہوں گے۔

(ب) تین وظائف سالانہ جن میں سے ہر وظیفہ کی مالیت ۸ سو روپیہ سالانہ ہو گی۔ اور میعاد ۲½ سال تک یہ ایسے کیڈٹوں کو دئے جائیں گے۔ جو پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج کا آخری امتحان پاس کرنے کے بعد کھلے امتحان مقابلہ کے ذریعہ انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہوں۔ ان میں سے ایک وظیفہ انلسٹڈ کلاسز کے لئے اور دوسرے دو صوبہ کے جملہ باشندگان کیلئے قابل استفادہ ہونگے

(ج) دو وظائف سالانہ جن میں سے ہر وظیفہ کی مالیت ۶ سو روپیہ سالانہ ہو گی۔ اور میعاد ۲½ سال تک۔ وائسرائے کے کمشنڈ افسروں اور نان کمشنڈ افسروں اور باقاعدہ ہندوستانی فوج کے سپاہیوں کے بیٹوں کو دئے جائیں گے جو پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج کا آخری امتحان پاس کرنے کے بعد کھلے امتحان مقابلہ کے ذریعہ انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہوں۔

(۲) ذیل کے وظائف جن کا انتظام حکومت ہند کی طرف سے ہوگا۔

(الف) دو وظائف جن میں سے ہر وظیفہ کی مالیت ۵ سو روپیہ سالانہ ہو گی اور میعاد آٹھ سال سے متجاوز نہ ہو گی۔ ان منتخب کیڈٹوں کو دئے جائیں گے۔ جو پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج میں زیر تعلیم ہوں۔ یہ وظائف وائسرائے کے ایسے کمشنڈ افسروں نان کمشنڈ افسروں اور سپاہیوں کے بیٹوں کے لئے مخصوص ہوں گے۔ جو پنجاب کے باشندے ہوں اور جنہوں نے باقاعدہ ہندوستانی فوج میں خدمت سرانجام دی ہو

(ب) بالمقطع رقوم کے دو وظائف جن میں سے ہر ایک کی مالیت تقریباً ۱۳ سو روپیہ ہو گی۔ اس قسم کے کیڈٹوں کو دئے جائینگے جن کا بیان اوپر (الف) میں ہو چکا ہے جب وہ پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج سے فارغ التحصیل ہو کر کھلے امتحان مقابلہ کے ذریعہ انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہوں گے۔

(۲) پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج میں جملہ وظائف کے لئے یہ شرط ہو گی کہ ہر وظیفہ کے متعلق ہر سال غور کیا جائیگا اور وظیفہ کو اسی صورت میں جاری رکھا جائیگا جب کہ وظیفہ خوار تسلی بخش ترقی کر رہا ہو۔ اور کالج کا پرنسپل اس کی سفارش کرے۔

(۳) پنجاب کے وظائف سے متعلقہ شرائط نیز درخواستیں پیش کرنے کیلئے مناسب طریق کار کی تفصیل کے متعلق عنقریب ایک اور اعلان شائع کیا جائیگا۔ اے۔ ڈی۔ اسکوتھ ہوم سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب

۱۶۵

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پراگ ۶ راکتوبر۔ چیکوسلواکیہ کے آدھے حصے میں سلواک لوگ آباد ہیں۔ انہوں نے ملک کی مشترکہ گورنمنٹ سے علیحدگی اختیار کر کے اپنی الگ پارلیمنٹ اور الگ گورنمنٹ قائم کر لی ہے۔ ژیلینڈ کے مقام پر سلواک کانگرس کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ فیڈریشن کے ماتحت جس میں چیک اور سلواک برابر کے حصہ دار رہوں۔ وہ اپنی الگ گورنمنٹ قائم کرتے ہیں۔ اس کانگرس میں فوراً ۵ ممبروں کی ایک گورنمنٹ قائم کر لی گئی۔ سلواک پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر ٹالبٹ کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ راکتوبر۔ آج گورنمنٹ کی طرف سے تجویز پیش کی گئی تھی کہ پارلیمنٹ کا اجلاس یکم نومبر تک ملتوی کر دیا جائے لیبر اور لیبرل پارٹیوں نے اجلاس کو یکم نومبر پر ملتوی کرنے کی تجویز کی مخالفت کی۔ ممبر اسمبلی لیڈر اپوزیشن نے کہا۔ کہ اجلاس جاری رہنا چاہیئے۔ تاکہ بین الاقوامی امور کی نگرانی ہو سکے۔ لیبر لیڈر نے کہا کہ وزیر اعظم بے شک آرام کریں۔ مگر پارلیمنٹ کا اجلاس ۸ راکتوبر کو شروع ہو جانا چاہیئے۔ اس کے بعد گورنمنٹ کی تحریک پر ووٹ لئے گئے۔ اور اجلاس یکم نومبر تک ملتوی کرنے کے لئے گورنمنٹ کی تحریک ۱۵۰ کے مقابلہ میں ۳۱۳ ووٹوں سے پاس ہو گئی۔

لنڈن ۶ راکتوبر۔ آج ہاؤس آف کامنز میں چیکوسلواکیہ کے معاملہ میں گورنمنٹ پر اعتماد کی تحریک پاس ہو گئی۔ ۳۶۶ ووٹ اس کے حق میں۔ اور ۱۴۴ اختلاف میں تھے۔

برلن ۶ راکتوبر۔ جرمنی کے اخبارات میں ہٹلر کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ برلن کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ چیکوسلواکیہ میں ہمیں جو کامیابی ہوئی ہے اس نے ہمارے لئے چیکوسلواکیہ پر مکمل قبضہ کے لئے میدان صاف کر دیا ہے چیکوسلواکیہ کا باقی حصہ آزاد نہیں رہ سکتا اس علاقہ کے لوگ خود بخود جرمنی کی عظیم الشان سلطنت میں شامل ہونے کے لئے درخواست کریں گے کیونکہ ان کا بھلا اسی میں ہے کہ وہ جرمنی کا ایک حصہ بن جائیں۔

لنڈن ۶ راکتوبر۔ آج ہاؤس آف کامنز میں میونخ کانفرنس کے فیصلہ پر بحث کو ختم کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم نے کہا۔ کہ مجھ پر بزدلی۔ کمزوری۔ حماقت اور ملک کو بے جنگ لانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جن لوگوں نے مجھ پر الزامات لگائے ہیں۔ ان میں سے کچھ پچھلے ہفتہ کے حالات کو بالکل بھول گئے ہیں۔ اس بات کا کوئی خیال نہیں کیا گیا۔ کہ جن حالات میں سے ہم گذر رہے ہوں۔ کوئی اور گذر رہا۔ تو کیا کرتا۔ میں اکیلا آدمی تھا جس نے ہاں یا نہ کہہ کر اپنے وطن کے کروڑوں لوگوں ان کے بچوں اور خاندانوں کی قسمت کا فیصلہ کرنا تھا۔ جو شخص ان حالات سے گذر رہا ہو اسے یہ واقعہ آسانی سے نہیں بھول سکتا۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا۔ کہ آج کل کا جنگ پہلے جنگوں سے مختلف ہے۔ آج جب جنگ شروع ہو۔ تو پیشتر اس کے کہ کسی پیشہ ور سپاہی۔ ملاح یا ہوا باز کو چھیڑا جائے۔ اس کا وار مزدور۔ کلرک مین ان دی سٹریٹ یا بس۔ اس کی بیوی بچوں اور ان کے گھروں پر ہوتا ہے جب مجھے اس قسم کی باتوں کا خیال آیا۔ تو میں لوگوں کو اس قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے نہیں کہہ سکتا تھا۔ تاوقتیکہ انہیں یقین نہ دلایا جاتا۔ کہ جس کاز کے لئے ہم لڑنے لگے ہیں۔ وہ ایک بہت ضروری کاز ہے۔ اس کے بعد مسٹر چیمبرلین نے کہا ہم پر یہ الزام لگاتا کہ ہم نے چیکوسلواکیہ کو جو مشورہ دیا۔ اس سے ہم نے اس کے ساتھ غداری کی۔ ایک احمقانہ بات ہے ہم نے اس کے ساتھ غداری نہیں کی بلکہ اسے تباہی سے بچا لیا۔ اور اسے نئی سٹیٹ کے طور پر نئی زندگی کا موقعہ دیا ہمارے مشورہ سے گو وہ کچھ علاقوں اور قلعوں سے محروم ہو گیا ہے۔ مگر آئندہ کے لئے وہ غیر جانبداری اور حفاظت میں قومی زندگی کو بنا سکے گا۔ جیسا کہ سوئٹزرلینڈ کر رہا ہے۔

لنڈن ۶ راکتوبر۔ سپین کی خانہ جنگی اب تیسرے موسم سرما میں داخل ہونے والی باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ موسم سرما میں حالات ایسے پیدا ہو جائیں گے کہ فریقین جنگ کو ختم کرنے پر رضامند ہو جائیں گے۔ خانہ جنگی ختم ہونے کی امید کا تعلق برطانیہ اور اٹلی کے درمیان معاہدہ سے ہے۔ اس معاہدہ کی تصدیق کا انحصار سپین سے اطالوی والنٹیروں کی واپسی پر ہے برطانوی اور اطالوی دونو حکومتیں معاہدہ کو عملی صورت میں دیکھنے کے لئے بیتاب ہیں۔

روم ۶ راکتوبر۔ اطالوی والنٹیرز کے سپین سے بلائے جانے کے متعلق سرکاری طور پر ابھی تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ جرنیل فرانکو کے پریس بیورو کو معلوم ہوا ہے کہ ایک ہزار اطالوی سپاہی اس ہفتہ میں الجزائر سے چلے جائیں گے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اطالوی سپاہیوں کا واپس جانا کسی خاص وجہ سے نہیں بلکہ جس طرح اس سے پہلے زخمی وغیرہ واپس چلے جاتے تھے۔ اسی طرح یہ سپاہی بھی واپس جا رہے ہیں۔

لنڈن ۵ راکتوبر۔ آج سوالات کے بعد مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے ہوس آف کامنز میں ایک بیان دیا جس میں آپ نے کہا۔ فلسطین کی صورت حالات بہت ابتر ہو گئی ہے جس پر فلسطین کے ہائی کمشنر کو تبادلہ خیالات کے لئے لنڈن بلایا گیا ہے۔ حفاظت کے لئے مزید احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ پولیس میں سینکڑوں نئے ملازم بھرتی کئے گئے ہیں۔ فوجی پہرے کو بحال کر لیا گیا ہے۔ آئندہ ہفتہ ہندوستان سے بھی فوج پہنچ رہی ہے۔

لنڈن ۶ راکتوبر۔ آج ہاؤس آف کامنز میں گورنمنٹ سے دریافت کیا گیا کہ جرمنی کے نازیوں نے ریڈیو کے ذریعہ چیک اور سلواک لوگوں میں نفاق ڈالنے کا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے جو معاہدہ میونخ کے خلاف ہے جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ ہم نے جرمن گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے۔

برلن ۵ راکتوبر۔ حکومت جرمنی کی طرف سے مشرقی یورپ میں اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے زبردست کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ اس سے پیشتر جرمن نائب وزیر اقتصادیات یوگوسلاویہ کا دورہ کر چکے ہیں۔ آپ اب انقرہ چلے گئے ہیں۔ جرمنی کی کوشش ہے کہ ٹرکی اور بلقان میں اپنی تجارت کو فروغ دیا جائے اور اپنی سابقہ پوزیشن کو بحال کر لیا جائے واضح رہے کہ ٹرکی میں پہلے برطانوی تجارت زیادہ تھی۔ لیکن اب کم ہو گئی ہے۔

بمبئی ۶ راکتوبر۔ بمبئی گورنمنٹ نے اپنے تازہ سرکلر میں تمام یورپین اور اینگلو انڈین طلباء کے لئے بھی ہندوستانی زبان کا پڑھنا لازمی قرار دیدیا ہے۔ اس فیصلے پر عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔

لنڈن ۵ راکتوبر۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ برلن میں مقیم انٹرنیشنل کمیشن میں جو ڈیڈ لاک پیدا ہو گیا تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ اور کمیشن نے جرمنی کے اس مطالبہ کو منظور کر لیا ہے کہ چیکوسلواکیہ کے جن علاقوں کی جرمن آبادی ۵۱ فیصدی ہے انہیں ۱۰ راکتوبر تک جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔ اس سے پیشتر اس سوال پر پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ کیونکہ کمیشن کے چند ممبروں کا خیال تھا کہ صرف اس علاقہ کو جرمنی کے حوالے کیا جائے۔ جس کی جرمن آبادی ۷۰-۷۵ فیصدی تک ہو۔

حیدر آباد دکن ۶ راکتوبر۔ بستی مجسٹریٹ نے ایک آریہ سماجی مسٹر شنکر ریڈی کو حکم دیا تھا کہ وہ ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت اور مچلکہ ایک سال کے لئے داخل کریں اور تین روز کی میعاد دی گئی تھی۔ اس دوران میں مسٹر شنکر ریڈی نے ضمانت اور مچلکہ داخل نہ کیا۔ جس پر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے ہندو مسلم منافرت پھیلانے والی تقریریں کی ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی